روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۷ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۴ رفتح ۱۳۷۰ہش، ۱۴ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۱

متقیوں کا اختلاف بابرکت ہوتا ہے

"نظامِ جماعت میں تو کوئی رخنہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا، اگر تقویٰ سے کام لیا جائے لیکن رُوحِ تقویٰ کی ہی ہے جو کام کرتی ہے۔ مجلس میں بھی کوئی بات تکلیف نہیں دیتی۔ اگر وہ تقویٰ پر مبنی ہو اور متقیوں کا اختلاف ہمیشہ رحمت بنتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا رب بنایا ہُوا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گذارا مشکل ہے۔ بعض چوری اور راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا رب بنائے ہوئے ہیں اُن کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو اُن کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقع بھی اس کے مفید مطلب ہیں اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آسکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دُعا کرنے کی کیا حاجت؟ دُعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

ولادت

مکرم محمد الیاس صاحب منیر اسیر راہ مولیٰ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بھائی جان مکرم ڈاکٹر محمد ادریس صاحب صاحب منیر آف ٹیکساس میڈیکل سنٹر ہیوسٹن (امریکہ) کو ۶ نومبر ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام پیارے آقا نے "محمد لقمان منیر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ کا پوتا اور مکرم برکات الٰہی صاحب جنجوعہ اسیر مانٹریال کینیڈا کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہم سب کے لئے قرۃ العین اور دین کا خادم بنائے"

درخواست دُعا

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ گذشتہ دو ہفتوں سے شدید علیل ہیں۔ مؤرخہ ۲ دسمبر کو سیر کرتے ہوئے گر پڑے جس کی وجہ سے محترم چوہدری صاحب کے ماتھے پر چوٹ آئی اور ٹانکے لگے جس کی وجہ سے طبیعت اور خراب ہوگئی ہے۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن پھر بھی کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں چوہدری صاحب کی مکمل اور جلد صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ نکاح

عزیزہ بشریٰ جمیل صاحبہ بنت مکرم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق وکیل التصنیف ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم طاہر احمد خان صاحب آف جرمنی سے مبلغ اسّی ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں مؤرخہ ۷ دسمبر ۹۱ء کو بعد نماز عصر کیا۔

احباب سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا فرمودہ ایک خطبہ نکاح

فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بمقام اسلام آباد (برطانیہ)

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

یہ تین نکاح جن کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں۔ یہ پہلے نمبر پر عزیزہ فردہ امۃ الملک بنت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا عزیزم سید حمید اللہ نصرت پاشا ابن سید حضرت اللہ پاشا صاحب کے ساتھ مبلغ ۵۱ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے میں خود وکیل ہوں اور لڑکے کی طرف سے بھی انہوں نے یہی خواہش ظاہر کی تھی کہ میں ہی وکالت کروں لیکن میں نے ان کی اجازت سے وکالت کو نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری کے سپرد کر دیا ہے۔

دوسرا نکاح عزیزہ سائرہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد خان صاحب، راولپنڈی ان کا نکاح عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر ابن مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے ساتھ مبلغ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے لڑکی کی طرف سے وکیل اس کے ماموں مکرم عبدالسمیع صاحب یہاں موجود ہیں اور لڑکے کی طرف سے وکیل مکرم نصیر احمد صاحب قمر ہیں۔

تیسرا نکاح عزیزہ امۃ السبوح تحریمہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کا عزیزم فہیم احمد اکبر ابن مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے ان کے ولی مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب یہاں موجود ہیں اور لڑکا خود موجود ہے۔

یہ تین نکاح جو اس وقت پڑھے جائیں گے ان میں سے پہلے کو آپ جانتے ہیں۔ یہ بچی حضرت (فضل عمر) کی پوتی ہے بہت نیک فطرت سلیم طبع بچی ہے۔ اچھی طبیعت پائی ہے (جیسا کہ اللہ نے چاہا) اور دوسری طرف بھی خاندان وہ ہے جس کا حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ساتھ دیرینہ رشتہ چلا آرہا ہے۔ حضرت اماں جان کے رشتے کے بعد سے۔ یہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نواسی ہے اور سید حضرت اللہ صاحب پاشا جو خود بھی دہلی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور جہاں تک میرا علم ہے خود احمدی ہوئے تھے ان کے بیٹے نصرت پاشا کے ساتھ قرار پایا ہے۔

نصرت پاشا واقف زندگی ہیں بعث

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ فتح ۱۳۷۰ ہش — ۱۴ دسمبر ۱۹۹۱ء

تدبیر اور تقدیر کیلئے دُعا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ دیا ہے۔ سوچنے کے لئے۔ اور تدبیر کا تعلق سوچنے ہی سے ہے۔ کیسے بھی حالات پیش آئیں انسان سوچتا ہے کہ اب کیا ہوگا۔ اور اب کیا کیا جائے؟ کیا کیا جائے تدبیر کا حصہ ہے۔ یعنی وہ تدبیر کرتا ہے۔ مشکل ہے تو اس سے نکلنے کی کوئی راہ سوچتا ہے۔ آسانی ہے تو چلتے رہنے یا کام کرتے رہنے کے متعلق کئی باتیں اس کے ذہن میں آتی ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح سوچنا ایک ارادی فعل بھی ہے اور غیر ارادی بھی۔ اسی طرح تدبیر بھی ارادہ سے کرتا ہے اور غیر ارادی طور پر بھی وہ جلد از جلد کچھ نہ کچھ کر گزرتا ہے۔ خطرہ ہو اور انتہائی خطرہ ہو تو وہ ارادہ کر کے سوچنے تو نہیں بیٹھ جاتا۔ لاشعوری طور پر اس سے کوئی فعل سرزد ہو جاتا ہے۔ یہ غیر ارادی سوچ کا نتیجہ ہوتا ہے یا غیر ارادی تدبیر۔ اور اگر اسے سوچنے کا موقع ہو تو مختلف قسم کے خیالات سے دوچار ہو جاتا ہے۔ میں یہ کر لوں۔ یا میں وہ کر لوں۔ اور جو کچھ کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ اسے تدبیر کا نام دیا جا سکتا ہے۔

تدبیر پر عمل کرنے کے بعد یا تو نتیجہ اس کے حق میں اور اس کی مرضی کے مطابق ہوگا یا اس کے خلاف۔ اگر حق میں ہو تو وہ خوش ہو کر خاموش ہو جاتا ہے اور خلاف ہو تو تقدیر کی بات شروع کر دیتا ہے کہ میں نے تو جو کچھ ہو سکتا تھا وہ کیا۔ اب تقدیر ہی میں یہ بات نہ ہو تو کس طرح ہو جاتی۔ ایک حد تک تو یہ بات ٹھیک ہے۔ تدبیر کا نتیجہ تقدیر ہی پر منحصر ہے لیکن ہم میں سے کتنے لوگ یہ جانتے ہیں کہ جس طرح تدبیر مختلف ہو سکتی تھی اسی طرح تقدیر میں بھی تبدیلی لائی جا سکتی تھی۔ وہ کس طرح۔ اس کا جواب ہے دُعا کے ذریعہ۔ کسی کا یہ سمجھنا کہ کوئی بات لکھی جا چکی ہے اور وہ کسی طرح بھی بدل نہیں سکتی تھی۔ آخر نتیجہ تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور خدا کے ہاتھ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کسی وقت بھی جب خدا چاہے۔ وہ بات کو بدل سکتا ہے یہ تو نہیں کہ بات لکھی جا چکی ہے اور اب خدا مجبور ہے کہ وہی کچھ ہو جو لکھا جا چکا ہے۔ لکھا جانے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ خدا تعالیٰ کو علم ہے کہ کیا ہوگا۔ کس کی تدبیر کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

گویا کہ تدبیر اور تقدیر کے درمیان ایک اور بات بھی ہے جس کا ان دونوں سے تعلق ہے اور وہ ہے دُعا۔ دُعا سے تدبیر بھی بہتر ہو سکتی ہے۔ اور دُعا سے تقدیر میں بھی تبدیلی آ سکتی ہے۔ اور یہی بات واضح کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے تصرف کو اسے ہر بات پر تصرف حاصل ہے ہماری تدابیر پر بھی اور تقدیر پر بھی۔ پس ہمیں تدبیر کرتے ہوئے بھی دُعا کرنی چاہیئے اور تقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے بھی۔ دعا پر ہمارا انحصار ہونا چاہیئے۔ کامیابی اسی پر منحصر ہے۔

صرف چلنا تو کوئی بات نہیں
سب سے آگے نکل کے دکھلاؤ
لوگ منزل تو پا ہی لیتے ہیں
آگے پیچھے کا فرق سمجھاؤ

ابو الاقبال

○

یوں تو کرنے کو احتیاط بھی کی
ان کو چاہا بھی ان سے بات بھی کی

سرِ اَوجِ سناں حیات بھی کی
ان کی بیعت سرِ فرات بھی کی

دُور ان سے رہے ہزاروں سال
زندگی ان کے ساتھ ساتھ بھی کی

لمحہ لمحہ گِنا فراق کا دن
اشک در اشک چاند رات بھی کی

سجدہ گاہوں کو کر دیا سیراب
ہجر کی رُت میں شبِ برات بھی کی

چڑھ گئے مُسکرا کے سُولی پر
جسم اور جاں کی بازی مات بھی کی

ایک دل ہی نہ راہ پر آیا
یوں تو تسخیرِ کائنات بھی کی

اَن کہی کو بھی کہہ دیا مُنہ پر
ساتھ اُمیدِ التفات بھی کی

کیوں خفا ہو رہے ہو مضطر پر
کچھ کہا اس نے؟ کوئی بات بھی کی؟

چوہدری محمد علی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۲)

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

سالانہ نمبر ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرنیشنل جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں

نئے سال کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

برادرز

اقصیٰ چوک

ربوہ

برائے

الیکٹرک اور ہارڈویئر کا معیاری سامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

CMC
ھو الشافی

ہم ۔ سب کی صحت و سلامتی کیلئے دعا گو ہیں

کیوریٹو کورسز

KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵ روپے		پتھری گردہ کورس
ASTHMA COURSE	۶۵	″	دمہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰	″	چھوٹا قد کورس
HEARTONE COURSE	۲۲۵	″	مقوی دل کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰	″	ہائی بلڈ پریشر کورس
PILES COURSE	۴۵	″	بواسیر کورس
DEAFNESS COURSE	۵۰	″	بہرہ پن کورس
GOUT COURSE	۷۵	″	گنٹھیا کورس
POLIO COURSE	۱۲۰	″	پولیو کورس
T.B COURSE	۵۰	″	ٹی بی کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰		بانجھ پن کورس

نیز دیگر کورسز کے متعلق لٹریچر مفت

- کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر
- کراچی سٹی : مشتاق احمد ندیم ۲۱۴ گرین سنٹر ڈانڈیا بازار بالمقابل سٹی کورٹ
- کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیرالحسن غلام نبی روڈ ۔ فتح میڈیکل سٹور ۔ ایم اے جناح روڈ
- لاہور : شیراز میڈیکل سٹور نکلسن روڈ بوہڑوالا چوک نزد ریلوے سٹیشن
  کیوریٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس
- پشاور : اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ ۔ ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین صدر بازار
- راولپنڈی : جرمن لیبارٹریز بوہڑ بازار ۔ فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فون ۳۴۱۳۴
- گوجرانوالہ : کیوریٹو میڈیسن سروسنز ۔ گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ
- سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۔ میاں برادرز ہومیو سٹور ۔ ڈریسکو مارکیٹ ریلوے روڈ
- ایبٹ آباد : ھومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ۔ ڈاکخانہ روڈ حویلیاں
- سرگودھا : عابد ہومیوپیتھک سٹور بلاک ۱۱ فیصل بازار
- شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ
- منڈی بہاؤالدین : اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
- واہ کینٹ : طیب ہومیوپیتھک کلینک انوار چوک
- بہاولپور : بخاری ہومیو سٹور نزد مسجد اہلحدیث ماڈل ٹاؤن بی
- حیدر آباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑھی کھاتہ
- مظفر آباد : پاک میڈیکل ہال مین بازار

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امور حیوانات کے ماہرین

جدید ویٹرنری میڈیسنز مثلاً اکسیر اپھارہ، اکسیر سرکن، تریاق زہر باد اکسیر گلٹی پستان، اکسیر سوزش پستان، اکسیر خرابی دودھ، اکسیر ٹک، اکسیر کنار اکسیر منہ کھر، اکسیر فالج، اکسیر بندش، اکسیر حمل، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ وغیرہ پر مشتمل لٹریچر اور فری سیمپلز کے لئے بذریعہ ڈاک مطلع فرمائیں یا بالمشافہ ملیں۔

بین الاقوامی علاج کا رواج ترقی کر رہا ہے

CURATIVE DIAGNOSTIC FORM کیوریٹو تشخیص فارم

مریض کی تکالیف کا سر سے لے کر پاؤں تک کا نقشہ پیش کرتا ہے اور اسے پڑھ کر ڈاکٹر گویا دور بیٹھے مریض کو دیکھ رہا ہوتا ہے ۔ ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ سٹاکسٹس کیلئے ۲۰۰ روپے فی سینکڑہ

جرمن ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں 6x، 30، 200، 1000، 10,000 اور ایک لاکھ طاقت، ملک شوگر نیز سیلڈ جرمن پوٹینسیاں اور ہومیوپیتھک کتب ہمارے ہاں سے معیاری قیمتوں پر دستیاب ہیں

ڈاکٹری سیمپلز SAMPLES

مزمن امراض (CHRONIC DISEASES) کیلئے مستند معالجین فری سیمپلز طلب کریں۔

ہمارا نمائندہ خود حاضر ہوگا یا بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے جائیں گے

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ)

(ڈاکٹر راجہ ہومیو)

لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس ربوہ

فون :۔ دفتر : ۷۷۱ کلینک : ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز : ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء کو فرمایا:

پس جسطرح بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے آدمی دین کی بھٹی میں ڈالنے ہوں گے تب کہیں دین حق کامیاب ہوگا۔ شاہجہان کی بیوی نے مرنے سے پہلے خواب دیکھا تھا جو اس نے شاہ جہان کو سنادیا۔ اور اس سے وعدہ لیا کہ مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جو اس خواب کے مطابق ہو۔ چنانچہ اسکی وفات پر بادشاہ نے انجینئروں کو بلایا اور سارا نقشہ انہیں بیان کیا۔ انجینئروں نے کہا ہم ایسی عمارت نہیں بنا سکتے۔ اور نہ ہی ایسی عمارت دنیا میں بن سکتی ہے۔ بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا۔ آخر ایران سے ایک نیا انجینئر آیا بادشاہ نے اس سے ذکر کیا کہ میں اس قسم کی عمارت بنوانا چاہتا تھا۔ بن سکتی ہے یا نہیں۔ اس نے کہا ہاں بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے کہا تمام انجینئروں نے جواب دے دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ایسی عمارت نہیں بن سکتی۔ اس نے کہا وہ بھی درست کہتے ہیں۔ اور میں بھی درست کہتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ دیر سوچنے کا موقعہ دیں اور مجھے اس جگہ لے چلیں جہاں آپ عمارت بنوانا چاہتے ہیں میں وہ جگہ دیکھ کر یہ فیصلہ کرسکوں گا کہ عمارت بن سکے گی یا نہیں۔ بادشاہ نے اسے بتایا کہ میں دوسرے کنارے پر فلاں جگہ عمارت بنوانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ کشتی میں دو لاکھ روپے کی ہزار ہزار کی تھیلیاں بھی رکھ لیں۔ چنانچہ بادشاہ نے کشتی میں روپیہ رکھنے کا حکم دیدیا اور بادشاہ اور انجینئر اور خدام اسی کشتی میں بیٹھ کر دوسرے کنارے کی طرف چل پڑے ابھی کشتی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ انجینئر نے ہزار روپے کی ایک تھیلی اٹھائی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت اسطرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کچھ پرواہ نہیں پھر چند گز اور کشتی آگے چلی تو اس نے ایک اور تھیلی اٹھائی اور دریا میں پھینک دی اور کہا بادشاہ سلامت اسطرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کچھ پرواہ نہیں چند قدم اور آگے کشتی گئی۔ تو اس نے تیسری تھیلی اٹھائی۔ دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت عمارت بن تو جائے گی لیکن شائد آپ میری بات کو نہیں سمجھے اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کوئی پرواہ نہیں کوئی بات نہیں۔ پھر چند قدم اور کشتی آگے چلی تو اس نے چوتھی تھیلی اٹھائی اور دریا میں پھینک دی اور کہا بادشاہ سلامت شائد میں اپنی بات کو پوری طرح واضح نہیں کر سکا۔ عمارت تو بن جائے گی۔ لیکن اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کوئی بات نہیں اسطرح ہر دفعہ چند قدم کے بعد وہ انجینئر ایک تھیلی دریا میں پھینک دیتا اور کہتا کہ بادشاہ سلامت اسطرح روپیہ خرچ ہوگا۔ یہاں تک کہ اس نے دو لاکھ روپیہ دریا میں پھینک دیا لیکن بادشاہ کے چہرے پر ذرا سا بھی ملال کے آثار ظاہر نہ ہوئے۔ دوسرے کنارے پر پہنچ کر اس نے کہا بادشاہ سلامت اب عمارت ضرور بن جائے گی۔ بادشاہ نے کہا کہ تم تو سمجھ گئے ہو لیکن دوسرے کیوں نہیں سمجھے اس نے کہا بادشاہ سلامت بات دراصل یہ ہے کہ جس قسم کا آپ نقشہ بتاتے ہیں اسکے لئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے اور انجینئر نے ایک حد تک اندازہ لگایا کہ بادشاہ اتنا روپیہ دے سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اور اگر اس میں وہ عمارت تیار نہ ہوسکی تو مجھے بجائے عزت کے ذلت نصیب ہوگی۔ لیکن میں نے آپ کا حوصلہ آزما لیا ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے جسقدر روپے کی ضرورت ہوگی آپ بلا دریغ خرچ کرتے چلے جائیں گے۔ اسلئے مجھے اس عمارت کے بنانے کا حوصلہ ہوگیا ہے چنانچہ اس انجینئر نے بادشاہ کی منشاء کے مطابق عمارت بنا کر دکھا دی۔ درحقیقت تاج محل بنانے میں بادشاہ کو جتنی قربانی کرنی پڑی تھی۔ وہ ہماری قربانی کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ کجا ایک طرف تاج محل کا بنانا اور کجا روحانی لحاظ سے ایک نئی دنیا اور ایک نیا آسمان بنانا۔ نئی دنیا اور نئے آسمان کے بنانے کے لئے تو ہمیں کروڑوں گنے زیادہ قربانی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے ذہنوں اور دنیا کے خیالات کو بدل ڈالے۔ ہم نے ایسی عمارت تیار کرنی ہے جو دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کو بدل ڈالے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانا ہے جو دنیا کے خیالات اور جذبات کو بدل ڈالے۔ کیا ایسی عمارت بغیر عظیم الشان قربانیوں کے تیار ہوسکتی ہے۔ ابتداء میں ایک لمبے عرصے تک قربانیوں کا بظاہر کوئی نتیجہ نظر نہیں آتا اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ میری قربانیاں رائیگاں گئیں۔ لیکن درحقیقت وہ بے کار نہیں ہوتیں۔ بلکہ باکار ہوتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہی قربانیاں بارآور ہوجاتی ہیں۔

---

۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:۔

اسی طرح لاٹھی چلانے کا فن نہایت اعلیٰ درجے کی چیز ہے اور مجھ پر اس کے متعلق پہلے بہت اچھا اثر تھا۔ لیکن آخر ایک اناڑی اور واقف کی جب آپس میں لڑائی ہوئی تو اناڑی نے بہت اچھا کام کیا مگر واقف رہ گیا۔ میں دیکھنا بھی یہی چاہتا تھا۔ کہ مقررہ اصول کے مطابق مارنے والے ایسی لڑائیوں میں کس حد تک کامیاب ہوا کرتے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ حساب سے مارنا ایک اچھی چیز ہے۔ مگر آخر دوسرے نے تو اس حساب کو نہیں دیکھنا وہ تو بے تحاشہ مارتا چلا جائے گا۔ اس لیے اپنے فن میں ماہر اس شخص کو کہا جائے گا۔ جو ہر ایسے شخص کے حملہ سے اپنے آپ کو بچا سکے جو اصول کو نظرانداز کر کے بے تحاشہ مارنے کے لیے دوڑ پڑتا ہو۔ اگر یہ خوبی کسی میں نہیں۔ اور وہ صرف مقررہ اصول کے مطابق لاٹھی چلانا اور اس کے مطابق روکنا جانتا ہے۔ اپنے آپ کو اناڑیوں کے حملہ سے جو بغیر کسی اصول کے مارتے ہیں بچا نہیں سکتا۔ تو اسے ہم ہرگز اچھا سپاہی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ دشمن اصول کو نہیں دیکھا کرتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک بادشاہ تھا جسے بیٹھے بیٹھے یہ جنون پیدا ہوا کہ ملک میں اتنی بڑی فوج بالکل بے فائدہ ہے۔ اور اس پر جو روپیہ ضائع جارہا ہے۔ آخر یہ قصائی کس کام کے ہیں۔ روز بکرے ذبح کرتے ہیں۔ اور روزانہ چھرا چلاتے ہیں۔ یہ سب ہماری فوج ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے اور کسی فوج کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے تمام فوج کو موقوف کر دیا اور قصائیوں کے نام حکم جاری کر دیا کہ اگر ملک پر کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو تمہیں اس کے مقابلہ کے لیے نکلنا پڑے گا۔ کسی بادشاہ نے جب یہ سنا کہ اس طرح بادشاہ کا دماغ خراب ہوگیا ہے اور اس نے تمام فوج موقوف کردی ہے تو اس نے حملہ کر دیا۔ بادشاہ نے فوراً قصابوں کے نام حکم بھیجا کہ لڑائی کے میدان میں جاؤ۔ چنانچہ سب قصاب لڑنے کے لیے چلے گئے۔ اور بادشاہ اس انتظار میں اپنے دربار میں بیٹھ گیا کہ ابھی وہ قصاب دشمن کی لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے لے آئیں گے۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ قصائی فریاد فریاد کرتے ہوئے بادشاہ کے دربار میں آئے۔ بادشاہ نے کہا کیا ہوا؟ قصائی کہنے لگے حضور! دشمن کو سمجھایئے۔ ہم تو دو دو چار چار آدمی مل کر ان میں سے ایک شخص کو پکڑتے ہیں۔ اور اس کی ٹانگیں باندھ کر (اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے کہہ کر) اسے ذبح کرتے ہیں۔ مگر وہ تو دوا دَوڑ ماری جاندے نے۔ یعنی وہ بے تحاشا مارتے جاتے ہیں۔ اور کسی اصول کی پرواہ نہیں کرتے۔ اتنے میں دشمن بھی آپہنچا اور اس نے ملک پر قبضہ کرلیا۔ تو اصل غرض دشمن کو مارنا ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوتی کہ تم دائیں طرف مارو یا بائیں طرف مارو جب تک اس رنگ میں مشق نہ ہو اور جب تک لاٹھی چلانے والا ہر اس شخص کے حملہ کو روک نہیں سکتا جو بے تحاشہ اور بقول پنجابیوں کے دوا دَوڑ مارتا چلا جاتا ہو۔ اس وقت تک ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ سپاہی ہے اسے ہم قصائی تو کہہ سکتے ہیں مگر سپاہی نہیں کہہ سکتے۔ ایک دفعہ یہاں قادیان میں اجمیر کا ایک شخص آیا جو سارے ہندوستان میں لاٹھی کے فن کا بہت بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ میں ان دنوں شملے میں تھا۔ یہاں کے دوستوں نے اسے میرے پاس بھجوا دیا۔ اور کہا کہ اگر اس شخص کی خدمات حاصل کرلی جائیں تو جماعت کے لوگوں کو یہ فن آجائے گا اور اس کا ہمیں بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ وہ بڈھا آدمی تھا۔ اور اپنے آپ کو بڑا ہوشیار سمجھتا تھا۔

میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنا فن دکھایئے۔ اس نے لاٹھی لے کر اِدھر اُدھر ناچنا شروع کر دیا۔ کبھی دائیں طرف مڑتا کبھی بائیں طرف۔ میں نے کہا میں اسے فن تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں ایک شخص کو مقرر کرتا ہوں جو آپ پر حملہ کرے۔ اگر اس کے حملہ سے آپ نے اپنے آپ کو بچالیا تو میں سمجھ لونگا کہ بے شک آپ کو فن آتا ہے۔ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا لڑکا عزیز عبدالقادر جس کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال تھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ میں نے اسے چھڑی دی اور کہا کہ اسے مارو۔ اس نے ایک دو حملوں میں ہی اسے ضرب لگادی۔ اور اس کا فن اس کے کسی کام نہ آیا۔ میں نے اس سے کہا یہ تو کوئی فن نہیں۔ ایک بچہ بھی اپنے حملہ میں آپ پر کامیاب ہوگیا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ یہ تو اناڑی ہے۔ کوئی فن کا ماہر میرے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ——— ثاقب زیروی

عبداللہ

کتنی سچی بات کہی ہے کسی بالغ نظر نے کہ بہترین نقش وہی ہوتا ہے جو دل پر مرتسم ہو۔ دیواروں پتھروں پر کندہ نقوش تو مرورِ زمانہ سے معقود و نابود ہو جاتے ہیں ———

اس حقیقت کی توثیق آج پھر "عبداللہ" نامی (زیر نظر) سوانحی صحیفہ کو دیکھ کر ہوئی جو اپنے دامن میں حضرت چوہدری ظفراللہ خاں کے برادرِ اصغر اور انسانیت کے دردمند مربی چوہدری عبداللہ خاں المعروف بہ ابوحمید ظفر (جو اپنے اعزہ و اقارب اور احباب کے حلقوں میں "بھائی جان" کے نام سے مشہور تھے) کی انسانیت دوستی، محبت پروری، غریب نوازی، ایفاءِ عہد اور خدمت دینِ خداوندی کی چند معطر منور اور مصور یادداشتیں لئے ہوئے ہے ——— وہ عبداللہ خاں

ع جو اپنی ذات میں اک انجمن تھا۔

ع ایک ایسا انسان ——— جو سرتاپا التفات تھا۔

ع ایک ایسا دوست ——— جس کے دل کو محبت درگذر اور دلداری کا مرقع کہیئے۔

ع ایک ایسا بھائی ——— جسے مروّت و اخوت کا مجسمہ جانیئے۔

ع ایک ایسا باپ ——— جس کا ہر فقرہ اور ہر تلقین دردمندانہ چشم پوشیوں اور دین دارانہ تربیتوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ع ایک ایسا مُربی ——— جس نے ہر وقت ہر محتاج کی ہر احتیاج کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جو یاروں کا یار۔ شاعرِ خوش افکار اور اہل علم و ادب کا پرستار و جانثار تھا۔ جس کے دل میں دینِ حق اور خدا کے پیاروں کے لئے بے پناہ محبت اور غیرت و حمیت تھی جو دین و ملت کے دشمنوں کا مقابلہ ہمیشہ رات کے تیروں سے کرنے کا قائل تھا اور "لاہور" کی بنیادوں میں جس نے اپنے حصے کی اینٹ اس محبت، خلوص اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ رکھی کہ آج اس پر تعمیر ہونے والی بے لوث، بے لاگ اور بے باک صحافتی عمارت کی چالیس منزلیں مکمل ہونے کو ہیں کیا مجال جو اس کی پالیسی میں ذرا بھی جھول نمودار ہوا ہو یہ سوانحی صحیفہ کیا سامنے آیا ——— قلب و ذہن کی سکرین پر دکھی دلوں کے اس غمگسار کی محبت و مروت بھری معطر یادوں کی ایک فلم سی چلنی شروع ہو گئی ۵۲ء کی بات ہے راقم الحروف "لاہور" کا پہلا پرچہ لے کر بھائی جان (ابوحمید ظفر) کے پاس کراچی پہنچا جسے دیکھتے ہی چہرے پر مسرت و بشاشت کی لہر سی چھا گئی۔ کہنے لگے۔ "ایسا پرچہ ۔ اس معیار کا پرچہ اور اس غیر جانبدار پالیسی کا پرچہ تو اب نکلتا ہی رہنا چاہیئے۔ کتنے پیسے ہو جائیں تو یہ نکلتا ہی رہے" ان دنوں کاغذ، طباعت، کتابت اور القصہ ہر شے سستی تھی ۔ عرض کیا "میرے خیال میں اگر "تین ایک ہزار" روپیہ ہو جائے تو مجھے اللہ تعالے کے فضل ۔ ایک محمود و مسعود وجود کی دعاؤں اور اپنی سخت جانی سے امید ہے کہ یہ پھر بند نہیں ہو گا"۔ پوچھا کتنے دنوں کے لئے آئے ہو ۔ عرض کیا صرف دو دنوں کے لئے ۔ اس کے بعد میں اجازت لے کر ایک دن کے لئے اپنے مخدوم و محسن الحاج خواجہ ناظم الدین مرحوم و مغفور کی خدمت میں اظہار نیاز کے لئے گورنر جنرل ہاؤس چلا گیا۔ اور جب اگلے دن شام کو بھائی جان کی اقامت گاہ پر پہنچا اور ہم نے اپنے کارڈ ملائے تو معلوم ہوا کہ مطلوبہ رقم سے صرف دو ڈھائی سو روپے کم ہیں ۔ ڈیڑھ ہزار روپے خواجہ صاحب محترم اور ان کی بیگم شاہ بانو صاحبہ نے مرحمت فرمائے تھے تیرہ سو روپے کے پیشگی ادائیگی کے اشتہارات کے ڈرافٹ بھائی جان جمع کئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد اپنے اچکن اور کُرتے کی جیبیں ٹٹولنے کے بعد بولے یہ لو باقی دو ڈھائی سو روپیہ بھی میری جیب سے نکل آیا ہے ۔ تمہاری واپسی کا ٹکٹ میں خریدوں گا اب ان تین ہزار کو صرف "لاہور" پر ہی خرچ ہونا چاہیئے ———

اور یہ میرے جلیل و قدیر خدا کا احسان نہیں تو اور کیا ہے کہ پچھلے چالیس سالوں میں سوائے دو دفعہ کی جبری بندشوں کے پہلی دفعہ جب لاہور میں مارشل لاء لگا اور ۵۳ء میں "لاہور" سے شائع ہونے والے بعض جرائد و رسائل کے ساتھ مارشل لاء ایریا میں "لاہور" کی اشاعت پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ اور دوسری دفعہ جب احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دینے کے لئے بھٹو حکومت نے آئین میں ایک تعزیری ترمیم کی جس کے اعلان کے چند دن پیشتر (نہ جانے کیوں) ("لاہور" کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی گئی جو عدالت عالیہ میں رٹ داخل ہوتے ہی واپس لے لی گئی)

بفضلہ تعالے "لاہور" کے دامن اشاعت میں ناغہ کا ایک بھی دھبہ نہیں ہے۔ اسی طرح یاد آیا ——— میں اغلباً ۶۱ء یا ۶۲ء کے نومبر میں حیدرآباد گیا شاید شہر میں کسی سرکاری تقریب کے باعث مجھے کسی معقول ہوٹل میں کوئی جگہ نہ ملی سوائے ایک کے ۔ وہ بھی اس شرط پر کہ یہ ہمارے مالک کا کمرہ ہے اگر وہ کل تشریف لے آئے تو آپ کو کہیں اور بندوبست کرنا ہو گا ۔ رات گزر گئی اگلی صبح کو ناشتہ کے بعد میں باہر نکلنے کی تیاری کر رہا تھا کہ ہوٹل کے منیجر صاحب کمرے میں آئے اور کہا کہ

"مالک آگئے ہیں اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"

میں نے کہا۔ آپ نے آرام سے یہاں رات بسر کرنے کی اجازت دے دی آپ کا شکریہ ۔ میرا سامان قریباً تیار ہے آپ براہ کرم ایک ٹیکسی منگوا دیجئے اور بل بھجوا دیجئے بولے۔

"نہیں محترم آپ غلط سمجھے ہیں وہ آپ سے ملاقات کے خواہشمند ہیں"

اور ابھی میں نے ان کے اس فقرے کا کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ ایک میری ہی عمر اور حیثیت کا شخص کمرے میں در آیا۔ مجھ سے گلے ملا پھر دو چار منٹ کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے کوٹ کے اندر کی جیب سے دو ایسے خط نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیئے جو میں نے چار پانچ سال قبل "بھائی جان" کی خدمت میں لکھے تھے ۔ کہنے لگے یہ آپ ہی کے خط ہیں نا۔ اور ان کے پیچھے جناب چوہدری صاحب (عبداللہ خان) کا میرے نام حکم ہے کہ میں ریلوے اسٹیشن سے آپ کو لوں اور انہیں اطلاع کر دوں تاکہ وہ بھی کوئی پروگرام آمد کا بنائیں ۔ مگر دونوں دفعہ آپ کسی وجہ سے نہ آسکے ——— اور پھر ایک دو منٹ کے توقف کے بعد میرے مخاطب نے کراہتے ہوئے کہا:

"اور آپ آج آئے ہیں جب وہ میرا محسن اس جہان میں موجود نہیں ہے جس نے غربت میں میری دستگیری کی اور میری اور میرے خاندان کی باعزت گذر اوقات کے لئے اس ہوٹل کی شکل میں سامان فراہم کیا ۔ میں آج اسے کہاں اور کس طرح بتاؤں کہ آپ آگئے ہیں"

یہ کہنے کے بعد میرا مخاطب کوئی آٹھ دس منٹ تک یوں بلبلا بلبلا کر رویا کہ میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے بے شک

ع جو دل پہ نقش ہوتے ہیں کبھی مدھم نہیں ہوتے

میرا خدا عبداللہ خان سے رحمت و محبت کا معاملہ فرمائے سچ یہ ہے کہ $\frac{22 \times 18}{8}$ سائز کے یہ ۴۳۸ صفحات اس کی بابرکت اور بھرپور زندگی کا محض ایک اچٹتا سا خاکہ ہیں مگر یقین کہ ان کا مطالعہ بھی قارئین کے دلوں میں غم گساری ۔ دینداری ۔ دوست داری اور انسانیت دوستی کی ایک نئی جوت جگانے کا موجب ثابت ہو گا۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء ص ۴-۵)

بقیہ : ص ۵ سے آگے

حقوق جو ناقابل تنسیخ ہیں انہیں نہیں مل رہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں نظریاتی فسادات کی وجہ سے مناقشات چل رہے ہیں اور وہ عالمی منظر پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔

یہ باتیں انہوں نے اس وقت کہیں جب انہوں نے اپنے عہدے کا حلف لیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے علاقے بھی موجود ہیں جہاں انسانی خون بہایا جا رہا ہے جہاں انسانیت کو تباہ کیا جا رہا ہے اور جہاں اتحاد کی روح کو کچلا جا رہا ہے ۔ اور ہمسائیگی کے جذبات کو بڑے بڑے چیلنج درپیش ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہیں یہ حق نہیں دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور اسی طرح ان کے دیگر حقوق بھی ان سے چھن گئے ہیں ۔

مسٹر بطرس غالی کی عمر ۶۸ برس ہے اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ان کا تعلق مصر سے ہے ۔ وہ ایک بہت بڑے دانشور اور سفارت کار مانے جاتے ہیں ۔ اور افریقہ کے براعظم کے پہلے باشندے ہیں جنہیں اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل چنا گیا ہے ۔ آپ اقوام متحدہ کے چھٹے سیکرٹری جنرل ہیں آپ اپنے عہدے کا پوری طرح چارج یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو لیں گے اور ان کے پاس یہ عہدہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء تک رہے گا ۔ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں تمام افریقیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس براعظم کو سیکرٹری جنرل پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے ۔ افریقہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اس وقت پوری طرح تیار ہے کہ عالمی برادری میں اپنا کردار ادا کرے ۔

اپنی الوداعی تقریر میں پیریز ڈی کوئیار نے بطرس غالی کی سفارت کارانہ مہارت کو داد و تحسین پیش کی اور کہا کہ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ ان کے اس عہدے کو الوداع کہتے ہوئے اقوام متحدہ زیادہ بہتر خطوط پر نظر آنے لگی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی امید ہے بلکہ یقین ہے کہ بطرس غالی نہایت مناسب ثابت ہوں گے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون سیمین

فن لینڈ

فن لینڈ دنیا کے دس امیر ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ جہاں تک اس کے مادی وسائل کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ جرمنی سے کسی قدر کم تر ہے اور فرانس سے برتر۔ لیکن اس کے باوجود اسے نہ تو جرمنی سے ملتا جلتا ملک کہہ سکتے ہیں اور نہ فرانس سے۔ اگرچہ یہ بات بھی درست ہے کہ جرمنی اور فرانس کی طرح فن لینڈ بھی ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہے۔

جہاں تک جغرافیائی حالات کا تعلق ہے فن لینڈ یورپ کے اسی طرح بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے جس طرح جرمنی اور فرانس اگرچہ یورپ میں جرمنی اور فرانس کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ جب کہ فن لینڈ کی آبادی صرف ۵۰ لاکھ ہونے کی وجہ سے یہ سب سے کم آبادی والا یورپ میں ملک ہے۔ اگر فن لینڈ سے مماثلت رکھنے والے ممالک کا ذکر کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کے قریبی ہمسایہ سیکنڈے نیویا کے ممالک اسی طرح کے ہیں یہ وہ ملک ہیں جو شمال کی طرف سے یورپ میں داخلے کی راہ بنتے ہیں۔ اور چونکہ یہ اس قسم کے داخلے کا باعث بنتے ہیں اس لئے ماحول سے خاصے متاثر ہوتے ہیں۔ ان میں بہت سے خطے ایسے ہیں جنہیں دیہاتی علاقے کہا جا سکتا ہے اور جنگلات ہزاروں خلیجیں، اور دریا کے پیش نظر یہ ملک خاصے دلچسپ اور سبزہ زار ہیں جہاں تک سوشل ویلفیر کا تعلق ہے۔ سیکنڈے نیویا کے ممالک نے دوسرے یورپی ممالک کی رہنمائی کا کام کیا ہے۔ صحت اور تعلیم کی پالیسی خاص طور پر قابل رشک ہے۔ سارے یورپ میں فن لینڈ وہ پہلا ملک ہے جہاں عورتوں نے انتخابات میں ووٹ دینے کا حق حاصل کیا اور یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ یہ واقعہ اس کی آزادی سے ۱۱، ۱۲ سال قبل وقوع پذیر ہوا۔

جہاں تک عالمی مسائل کا تعلق ہے فن لینڈ نے جنگ کے بعد سے اب تک غیر جانبدارانہ کردار ادا کیا ہے۔

فن لینڈ کا خطہ چونکہ خاصا چھوٹا ہے اس لئے اسے زیادہ درآمدات کی ضرورت تو پیش نہیں آتی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ برآمدات اس ملک کے لئے اتنی اہم ہیں کہ یہ فقرہ زبان زد عام ہے کہ یا برآمد کرو یا ختم ہو جاؤ۔ اور برآمدات کا زیادہ تر تعلق جنگلات اور دھاتوں سے ہے اور دھاتوں کی وجہ سے انجینئرنگ انڈسٹری بھی برآمدات میں شامل ہے جتنی بڑی بڑی کمپنیاں فن لینڈ میں موجود ہیں وہ اپنی پیداوار کا زیادہ حصہ برآمد کرتی ہیں کیونکہ جنگلات اس ملک کے لئے خاصے کارآمد ہیں اس لئے اس کی لکڑی کا سامان بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ کاغذ بنانے کی مشینری اور کاغذ بنانے کا گودا بھی لوگ یہاں سے حاصل کرتے ہیں اس کے علاوہ جہاز سازی اور کرین سازی کا کام بھی ہوتا ہے۔ اور کان کنی کی مشینری بھی یہاں بنائی جاتی ہے۔

جہاں تک اخبار بینی کا تعلق ہے کہتے ہیں کہ ۷۱ فی صد باشندے خبروں کے لئے اخبارات پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ٹیلی ویژن کا نمبر آتا ہے۔ اور ٹیلی ویژن پر انحصار کرنے والے لوگ تقریباً ۶۰ فی صدی ہیں۔ اگر آبادی اور خبروں کی اشاعت کو دیکھا جائے تو جاپان سب سے اوّل نمبر پر ہے اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر فن لینڈ۔ اخبار چھپتے بھی زیادہ ہیں۔ اور لوگ اخباروں پر انحصار بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اور اب اخبار ایک ایسی انڈسٹری بن گئی ہے کہ اس کے مالکوں کا آپس میں خاصا مقابلہ رہتا ہے۔ ایک اخبار کا مالک دوسرے اخبار کو خریدنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ ایک ہزار میں سے ۵۵۶ لوگ پوری طرح اخبار پڑھتے ہیں۔ جاپان میں یہ تعداد ۵۸۰ ہے ناروے میں ۵۴۲ اور پھر سویڈن وغیرہ کا نمبر آتا ہے۔ اخبارات کی مقبولیت کی بناء اداریوں اور اشتہارات پر ہے چونکہ اشتہارات شائع کروانے والے لوگوں کو قارئین کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ ہر رنگ میں اخبارات کی اشاعت پر روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ فن لینڈ کے اخبارات کے اخراجات کا ۷۵ فی صد اشتہارات سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے بھی کہ ان اخبارات کی قیمتیں بہت کم ہیں۔ اور اسی طرح اشتہارات کی لاگت بھی کم ہونے کی وجہ سے اشتہارات بہت زیادہ شائع کئے جاتے ہیں۔

سوویت یونین۔ ایک اور انقلاب

سوویت یونین کے ایک ہفتہ وار اخبار کے حوالے سے یہ خبر ملی ہے کہ وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورنانٹزے نے متنبہ کیا ہے کہ دست راست گروپ ایک دفعہ پھر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرتا لگتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر حالات سرعت کیساتھ درست نہ ہوئے تو ایک اور انقلاب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو لوگ موجودہ دور میں کی جانے والی اصلاحات کے مخالف ہیں ان کے ہاتھ اسلئے بھی مضبوط ہوتے نظر آرہے ہیں۔ کہ اصلاحات اتنی سرعت کے ساتھ نہیں کی جا رہیں اور انہیں اتنی زیادہ کامیابی نہیں مل رہی جتنی کہ ملنی چاہیئے۔ اور جو عوام الناس کو پوری طرح مطمئن کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پیداواری صلاحیت گر رہی ہے اور ہمارے معاشی حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ گرانی پہلے سے زیادہ بڑھ رہی ہے اور جہاں تک افراطِ زر کا تعلق ہے وہ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ ان باتوں سے نتیجہ نکالتے ہوئے وزیرِ خارجہ نے کہا کہ یہ بات کوئی بعید نہیں اور نہ کسی کے لئے عجیب ہونی چاہیئے۔ کہ ایک دفعہ پھر انقلاب کا حملہ ہو سکتا ہے۔

مسٹر شیورنانٹزے نے پہلے وزارتِ خارجہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ لیکن اب پھر انہیں حکومت میں واپس لے لیا گیا ہے۔ اور وہ دوبارہ وزیرِ خارجہ بنا دئے گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ اور پابندیاں

گذشتہ روز اقوام متحدہ میں پاکستان نے متنبہ کیا کہ جنوبی افریقہ پر لگائی گئی پابندیاں اس وقت تک نہیں اٹھائی جانی چاہئیں جب تک کہ وہاں جمہوریت قائم نہیں ہو جاتی اور نسل پرستی کا خاتمہ نہیں کر دیا جاتا۔ پاکستانی نمائندے نے اس بات کو دہرایا کہ جنوبی افریقہ پر لگائی گئی پابندیاں ختم کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ آپ ایک ایسی میٹنگ میں شرکت کرنیوالوں سے خطاب کر رہے تھے۔ جسکا موضوع جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کی پالیسیوں پر اظہار خیال تھا۔

نیلسن منڈیلا جو افریقن نیشنل کانگریس کے رہنما ہیں نے بھی اس بات پر زور دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک پوری طرح نسل پرستی کی پالیسی کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔ ہم اس سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہو سکتے۔ پاکستانی نمائندے نے کہا کہ اگرچہ دنیا میں اقوام متحدہ نے حال ہی میں کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس ادارہ کو ابھی جنوبی افریقہ میں آخری دھکا لگانے کی ضرورت ہے۔

۱۹۸۹ء میں نسل پرستی کے خلاف جو ڈیکلریشن اختیار کیا گیا تھا۔ اس نے خاصا کام کیا ہے۔ پاکستانی نمائندے نے جنوبی افریقہ کی انتظامیہ کی یوں تعریف کی کہ حال ہی میں وہاں تبدیلیاں لانے کا پروگرام خاصا کامیاب نظر آتا ہے۔ لیکن اسکے برعکس ابھی سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ فضا صاف ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔

ہم اور سائنس

عظیم قدوائی کہتے ہیں کہ اگرچہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد کل آبادی کا ۱/۵ ہے۔ لیکن جو کچھ ساری دنیا سائنس کے فروغ کے لیئے خرچ کرتی ہے۔ اس کا ایک فی صد اسلامی دنیا خرچ کرتی ہے۔ اور تیسری دنیا میں سے اگر اسلامی ممالک کو نکال دیا جائے تو وہ ۲ فی صد خرچ کرتے ہیں اور مغرب اور جاپان ۹۵ فی صد۔ دنیا بھر میں جو ایک لاکھ سائنس کی کتابیں اور بیس لاکھ تحقیقاتی مقالے ہر سال شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے اسلامی دنیا کا حصہ صرف ایک ہزار ہے جو کل اشاعت کا ایک فیصد بنتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں سائنس کے فروغ کے لیئے ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ جبکہ امریکہ میں صرف ایک یونیورسٹی اس رقم سے گیارہ گناہ زیادہ خرچ کرتی ہے۔ پاکستان میں جی۔ این۔ پی۔ کا صرف ۰٫۵۷ فی صد سائنس پر خرچ ہوتا ہے جب کہ ہندوستان جیسے بڑے ملک میں ان کے جی۔ این۔ پی کا ایک فی صد خرچ ہوتا ہے۔ فرانس ۲٫۲۶ فی صد خرچ کرتا ہے۔ جرمنی ۲٫۵۸ جاپان ۲٫۳۵ فی صد اور امریکہ ۲٫۶۹ فی صد خرچ کرتا ہے۔ ہمارا ملک ہر سال زیادہ سے زیادہ ۳۰ پی۔ ایچ۔ ڈی مہیا کرتا ہے۔ جب کہ ہندوستان میں ہر سال ۳ ہزار افراد پی۔ ایچ۔ ڈی بنتے ہیں۔ اور انگلستان میں پی۔ ایچ۔ ڈی بننے والوں کی تعداد ۵ ہزار ہے۔

بطروس غالی

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی جن کا تعلق مصر سے ہے نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد کہا کہ یہ بات انتہائی طور پر قابل افسوس ہے اور ہمارے لئے سب سے بڑا چیلنج کہ لوگوں کے ایسے

باقی صـ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س:۔ ۱۹۴۰ء تک کسقدر لجنات نے خود کو رجسٹرڈ کروایا۔

ج۔ ۱۹۴۰ء تک ۲۸ لجنات رجسٹرڈ ہوئیں

س۔ مہر کا حیثیت کیمطابق ہونے کا فیصلہ کب ہوا؟۔

ج:۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے شوریٰ ۱۹۴۰ء میں جماعت میں سے نمود و نمائش اور رسومات مٹانے کے لئے فیصلہ فرمایا کہ مہر حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

س:۔ حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء میں مستورات کو کون سی خاص نصیحت فرمائی۔

ج:۔ حضرت فضل عمر نے عورتوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنی ذہنیت بدلیں اور سمجھ لیں کہ تم کو خدا نے دین کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہر عورت کا فرض ہے کہ ہر گاؤں میں لجنہ قائم کرے۔

س:۔ ۱۹۴۱ء کی مجلس شوریٰ میں لجنہ کی نمائندگی کا کیا فیصلہ ہوا۔

ج:۔ ۱۹۴۱ء کی شوریٰ میں حضرت فضل عمر نے فیصلہ فرمایا کہ آئندہ سے لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک مرد نمائندہ مجلس شوریٰ میں ہوا کرے گا۔

س:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کے موقع پر حضرت فضل عمر نے اپنی تقریر میں مستورات کو کن امور کی طرف توجہ دلائی۔

ج:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر مستورات میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ وحدانیت (ـــ) کے درخت کو اعمال صالحہ کا جب تک پانی نہیں دو گی تمہارا درخت پھل نہیں لائیگا۔

س:۔ حضرت فضل عمر نے کن چار باتوں کا اہل ایمان میں پایا جانا ضروری قرار دیا۔

ج:۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے فرمایا۔ طیب کے معنی خوش شکل، خوشبودار، خوش ذائقہ اور شیریں کے ہوتے ہیں۔ یہی چار باتیں ہیں جن کا اہل ایمان میں پایا جانا ضروری ہے۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط کب منظور ہو کر شائع ہوئے۔

ج:۔ لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء پر حضور کی توجہ دلانے پر نظارت تعلیم نے تجویز کر کے حضور کی منظوری کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط میں زیر نمبر ۲۱۴۱ شامل فرمائے

س:۔ مجلس شوریٰ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر رسومات شادی کے متعلق کیا تجاویز پیش ہوئیں۔

ج:۔ شوریٰ ۱۹۴۲ء میں جہیز اور بری دکھانے کی قطعی ممانعت، لڑکی والوں یا لڑکے والوں کی طرف سے علاوہ مہر کے کپڑوں اور زیورات کی شرط ممنوع۔ مہندی کی رسم یعنی لڑکے کی رشتہ دار عورتوں کا اجتماعی صورت میں لڑکی والوں کے گھر جانا ممنوع قرار دئے جانے کی تجاویز پیش ہوئیں۔

س:۔ شوریٰ میں لجنہ کا نمائندہ کون مقرر ہوئے۔

ج:۔ حضرت فضل عمر نے بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر کو لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے نمائندہ مقرر فرمایا۔ جنہوں نے ۱۹۴۷ء تک بلکہ بعد میں بھی چند سال تک یہ فریضہ ادا کیا۔

س: غرباء کے لئے غلہ کی تحریک پر مستورات نے کس قدر حصّہ لیا۔

ج:۔ مردوں کی طرح خواتین نے بھی حضرت فضل عمر کی غرباء کے لئے غلہ کی تحریک پر بصورت جنس و نقدی حصہ لیا۔

س: بیگم صاحبہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات کب ہوئی۔

ج:۔ ان کی وفات ۲۰ر اگست ۱۹۴۲ء کو ہوئی آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بہو تھیں۔

س:۔ عورتوں کو قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کی تحریک کب فرمائی

ج:۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو عید الفطر کے خطبہ میں حضرت فضل عمر نے فرمایا کہ ایک عورت بھی ایسی نہ رہے جسے قرآن مجید کا ترجمہ نہ آتا ہو۔

س: حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء پر مستورات کو کن علمی تجاویز پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

ج: حضور نے مل کر کام کرنے، کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرنے، اپنے بچوں کو دلیر بنانے اور سچ بولنا سکھانے کی تلقین فرمائی

س:۔ مربی فلسطین کی اہلیہ صاحبہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی۔

ج:۔ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب مربی ممالک عربیہ کی وفات ۲۷ر فروری ۱۹۴۳ء کو ہوئی۔ انہوں نے دارالبیعت لدھیانہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک میں قبل از شادی اپنا نقرئی زیور پیش کر دیا۔ اپنے مشن میں بچوں کو تعلیم دیتی تھیں۔

س:۔ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے بشریٰ بیگم صاحبہ کی وفات کب ہوئی۔

ج:۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۳ء کو وفات پائی۔ آپ نے مدرسۃ الخواتین میں بھی داخلہ لیا تھا۔

س: ۱۹۴۳ء کی شوریٰ میں لجنہ کی نمائندگی کس نے کی۔

ج: ۱۹۴۳ء کی شوریٰ میں حضرت فضل عمر نے میاں غلام محمد صاحب اختر کو لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے مقرر فرمایا

س: پہلی احمدی مولوی فاضل خاتون کون تھیں۔

ج:۔ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ بنت شادی خان صاحب نے ۱۹۴۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ یہ پہلی احمدی خاتون مولوی فاضل تھیں۔ آپ استانی مریم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

عبدالمالک

سفر سے پہلے

سفر انسان کی زندگی کا ایک لازمی حصّہ ہے۔ کبھی دینی سفر ہے تو کبھی دنیاوی۔ اسطرح سے کبھی اندرون ملک ہے تو کبھی بیرون ملک کا سفر ہے۔ کبھی غم کا سفر ہے اور کبھی خوشی کا سفر ہے۔ جو انسان کو طے کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر کوئی سفر بھی بابرکت نہیں ہو سکتا جب تک کہ سفر کے آسان کرنے والے قادر و توانا کا فضل اور رحم نہ شامل ہو۔ آپ جب بھی اندرون ملک سفر کریں تو جہاں جانا ہو وہاں آسان طریق جو پہنچنے کا ہو وہ اختیار کریں۔ مگر جب بیرون ملک کا سفر کرنا ہو تو مندرجہ ذیل امور کا تکمل کرنا ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہوتا ہے۔ تاکہ ہر ممکن سفر کی دقت سے محفوظ رہ سکیں۔

۱:۔ آپ کا پاسپورٹ کارآمد ہو

۲:۔ جس ملک جانا ہو اس کا ویزا موجود ہو

۳:۔ جس قسم کا ویزا ہو اسکے مطابق عمل کیا جائے۔

۴:۔ جسقدر ویزا ہو اتنا ہی وہاں قیام ہو۔

۵:۔ فارن ایکسچینج حاصل کیا ہو مثلاً پونڈ ڈالر یا پھر جو مناسب ہو اس کرنسی میں حاصل کیا جائے۔

۶:۔ نقد کیش کی بجائے ٹریولر چیک حاصل کئے جائیں۔ جس سے نقصان کا کم احتمال ہوتا ہے۔

۷:۔ یہ معلوم کر لیا جائے کہ جس ملک میں جا رہا ہوں وہاں ہیلتھ سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ مثلاً بعض ممالک میں نہیں ہے جیسے برطانیہ اور بعض میں ہے جیسے ہندوستان وغیرہ

۸:۔ جہاں جس ملک کے جس شہر میں جانا ہے وہاں کس ذریعہ سے جانا ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز ہے۔ ریل گاڑی ہے یا بحری جہاز ہے۔ اسکی سیٹ قبل از وقت مخصوص کروا لی جائے۔

۹:۔ دوران سفر کھانے پینے کا کیا انتظام ہوگا مثلاً ہوائی جہاز یا بحری جہاز میں کمپنی والے جس بھی کمپنی کا ہو کھانا، ناشتہ چائے وغیرہ مہیا کرتے ہیں جو کہ کرایہ میں شامل ہوتے ہیں۔ مگر جہاں ریل کا سفر ہو وہاں عموماً خود انتظام کر لیا جاتا ہے۔ تاکہ ناقص خوراک سے محفوظ رہ سکیں یعنی گھر سے ہمراہ لے جائیں۔

9-A:۔ پاکستان کے قانون کے مطابق آپ جسقدر بھی فارن ایکسچینج لے جانا چاہیں۔ لے جا سکتے ہیں۔ پابندی نہیں ہے۔

۱۰:۔ اگر کوئی عزیز وہاں ہے جس جگہ جانا ہے تو بستر کی ضرورت نہ ہو گی مگر جہاں کوئی دوست عزیز نہیں ہے وہاں ہوٹل میں قیام کرنا ہے تو پہلے ریزرویشن کروالی جائے۔

۱۱:۔ دینی اجتماعات میں عموماً بستر کا انتظام خود کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کسی ملک کا ہوتا ہے تو اس حکم پر عمل کیا جاتا ہے کہ "موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں"۔

۱۲:۔ سفر قبولیت دعا کا بھی ذریعہ ہے اس لئے سفر جس قسم کا بھی ہو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گذارہ جائے۔

۱۳:۔ جس مقصد یا کام کے لئے سفر کیا ہے اسکو مقدم سمجھا جائے اور اسکے مطابق عمل کیا جائے۔

۱۴:۔ سفر میں سامان ہلکا لے کر جایا جائے تاکہ کوفت سفر سے محفوظ رہ سکیں۔

۱۵:۔ جہاں کسی کا انتظام ہو اور وہ آپ کا میزبان بھی ہو تو اسکی ہدایات پر عمل کیا جائے کیونکہ وہاں کی ہر قسم کی صورت حال سے وہ واقف ہوتا ہے۔

۱۶:۔ خرید و فروخت احتیاط سے اور ضرورت کے مطابق کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم جب بھی سفر کریں اسکی تائید و نصرت ہمارے شامل حال رہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"نماز میں لذات کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ غفلت کی حالت میں ادا کی جانے والی ساری عمر کی نمازیں بھی خالی برتن کی طرح ہوں گی۔ خدا تعالیٰ ہماری عبادات کو اپنے ذکر سے بھر دے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۴۷ میں منصورہ نورین بنت منصور احمد خان قوم صدوزئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۲ فیکٹری ایریا نمبر ۱ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منصورہ نورین ۱۲/۲ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید عبد اللہ شاہ مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۸ میں روبینہ بشیر زوجہ ضیاء اللہ بشیر شاہد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳/۴ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نوڑئی سیٹ ایک عدد مالیتی -/۷۰۰ روپے۔ (۲) طلائی سیٹ ایک عدد مالیتی -/۶۰۰۰ روپے۔ (۳) طلائی انگوٹھیاں ۲ عدد مالیتی -/۱۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ روبینہ بشیر ۱۳/۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید عبد اللہ ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۲۴۹ میں شکیلہ نور بنت نور محمد بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۲۶ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شکیلہ نور ۱۹/۲۶ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نور محمد بٹ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۶۷۷۱

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

سلیم طبع نوجوان ہیں اور انہوں نے شعر و ادب اپنے آباء و اجداد سے ورثے میں پایا ہے اور ابھی سے (جیسا کہ اللہ نے چاہا) قادر الکلام اگر بن نہیں چکے تو اس کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ خاص طور پر ایک ان کی نظم جو کچھ عرصہ پہلے شائع ہوئی تھی۔ واقعی جیسا کہ میں نے کہا ہے ان کے بزرگ آباء و اجداد حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور میر درد کا رنگ رکھتی ہے۔

ہُوا مر کے میں جو زندہ تو ہُوا تری دعا سے
وہ میں زیست بن کے اُبھری تری آہ میٹھی میٹھی

اب یہ شعر جو ہے کلاسیکل شعر ہے۔

اسی طرح اور بھی اس غزل کے بہت اچھے شعر ہیں جو اس وقت فوری طور پر تو ذہن میں نہیں آ رہے لیکن چند شعر ہیں بہت چوٹی کے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جو اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں ان دونوں نے ورثے میں پائی ہیں وہ اسے مزید صیقل کریں گے اور اللہ کے فضل سے اپنے بزرگ آباء و اجداد کی نیک نشانیوں کو ہمیشہ اپنی ذات میں زندہ رکھیں گے۔ اور آگے ان کی اولاد بھی ان کے نیک ورثے پائے گی۔

عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر کے والد مکرم محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سلسلے میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بہت ہی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائی ہے اور بہت گہرا علم رکھتے ہیں۔ تاریخ احمدیت پر خدا کے فضل سے سند بن چکے ہیں اس کے علاوہ بھی ہمیشہ بڑی انکساری کے ساتھ سلسلہ کی مختلف خدمات پر مامور رہے اور ان خدمات کا حق ادا کیا۔ ان کا بچہ سلطان احمد بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) انہی کے رنگ میں رنگین ہے۔ وہ خود تو شعر نہیں کہتا لیکن شعروں کا ذوق اچھا ہے۔ جب مجھے خط لکھتا ہے تو لوگوں سے مستعار شعر لے کر لکھتا ہے لیکن شعروں کا چناؤ واقعی بہت اچھا ہے (جیسا کہ اللہ نے چاہا) ایک دفعہ تو مجھے دھوکا ہوا کہ اس کے اپنے ہوں گے۔ میں نے پھر لکھ کر پتہ کیا اس نے کہا نہیں یہ میرا نہیں ہے۔

تیسرا نکاح جو مکرم عزیزم چوہدری اعجاز احمد صاحب کی بچی کا ہے۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب کو آپ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ خود رسمی طور پر تو واقفِ زندگی نہیں۔ مگر جیسا کہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن میں بہت سے احمدی مخلصین نے جماعت کی بہت عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ دیگر انجنیئرز نے بھی، یہ بھی خدا کے فضل سے اسی رنگ میں رنگین ہیں۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب کو بہت ہی قابلِ قدر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی ہے۔ ہمارے ہال میں جو بہت سی ضروری اور فائدہ مند تبدیلیاں آپ دیکھتے ہیں۔ لندن والے ہال میں جس کے نتیجے میں ہمارے بہت سے دفاتر کو جگہ ملی اور کام کو سہولت ہوئی۔ یہ بھی اللہ کے فضل سے انہی کی خدمات کا نتیجہ ہے اور فہیم اکبر بھی ایک بہت ہی مخلص فدائی باپ کا بیٹا ہے۔

ان سب کے متعلق ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے آباء و اجداد کی نیکیاں ان کی ذاتوں میں بھی زندہ رکھے اور آنے والی نسلوں کی ذاتوں میں بھی زندہ رکھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ اسی طرح جاری رہے۔

(اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کروایا جس کے بعد دعا کرائی)

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

مقابلے میں لائیں۔ میں نے کہا کہ مقابلہ تو اناڑیوں سے ہی ہوگا۔ لڑائی میں ٹورنامنٹ تو نہیں ہوتا کہ ایک طرف سے بھی فن کے ماہر نکلیں اور دوسری سے بھی فن کے ماہر نکلیں اور وہ اپنے اپنے اصول کے مطابق لڑنا شروع کر دیں۔ لڑائی میں تو ایسا ہی ہوگا کہ دوسرا فریق اندھا دھند مارنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر وہ بوڑھا چلا گیا۔ اور اس نے سمجھا کہ یہ بڑے ہی بے وقوف لوگ ہیں۔ جو فن کی قدر کرنا نہیں جانتے حالانکہ ہم تو اس کو فن سمجھتے ہیں کہ چاہے کوئی غصہ میں مارے چاہے اصول کو نظر انداز کر کے بے تحاشہ مارے ہر صورت میں وہ اس کے حملہ سے اپنے آپ کو بچا لے۔ اور اگر کوئی شخص ایسے حملوں سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا تو لاٹھی کے فن کا ماہر نہیں بلکہ کھیل کھیلتا ہے۔ پس آئندہ اس کی بھی مشق کرائی جائے۔ اور اناڑیوں سے حملہ کرا کے دیکھا جائے کہ وہ کس حد تک ان حملوں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ اس طرح صرف ایک شخص کے حملہ سے اپنے آپ کو بچا لینا کوئی خاص خوبی نہیں۔ بلکہ فن میں ایسی مہارت حاصل کرنی چاہیئے کہ اگر ایک وقت میں دو دو تین تین چار چار شخص بھی حملہ کر دیں تو وہ سب کے حملہ سے اپنے آپ کو بچا لیں۔ ایسے شخص کو ہم بے شک یہ کہہ سکیں گے کہ وہ اپنے فن کا ماہر ہے۔ لیکن اگر وہ اناڑیوں کے حملہ سے تو اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا ہاں چار گتکہ سیکھے ہوئے اس پر حملہ کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بچا لیتا ہے تو ایسے شخص کو ہم اچھا کھلاڑی تو کہہ سکیں گے اچھا فوجی اور اچھا سپاہی نہیں کہہ سکیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی۔ڈی۔اے اور اے۔پی۔سی میں شامل تمام جماعتیں ایک نکتے پر متفق ہیں کہ ملک کو بچانے کے لئے صدر مملکت اسحاق خان کو ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم صدر غلام اسحاق کو ہٹالیں گے تو پھر ان کے سب چیلے بھی از خود رخصت ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اخبارات گذشتہ تین ماہ سے عرفان اللہ مروت کو "کنگ آف کرائم" لکھ رہے ہیں لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی دراصل صدر اپنے داماد سے ملے ہوتے ہیں

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تمام مسائل کا واحد حل بتا دیا ہے۔ کہ ملک کو بچانے کے لئے صدر کو ہٹا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تحریک جاری ہے اور ہم حکومت کو عوام کے مطالبات ماننے پر مجبور کریں گے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بیگم نصرت بھٹو، اے۔این۔پی کے قائد خان عبدالولی خان، سرحد اسمبلی میں اے این پی کی پارلیمانی لیڈر بیگم نسیم ولی خان پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل اقبال احمد خان اور سابق گورنر سندھ ایس ایم۔عباسی نے بدھ کو بزرگ مسلم لیگی رہنما سردار شوکت حیات خان سے ملاقاتیں کر کے ان کی صاحبزادی فرحانہ حیات کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر گہرے دکھ، افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

○ بیگم بھٹو اور نسیم ولی خان فرحانہ حیات کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے گئیں تو فرحانہ حیات کے گلے لگ کر رو پڑیں۔ جب ولی خان شوکت حیات کے گلے لگے تو شوکت حیات خان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس موقعہ پر ولی خان نے کہا کہ اب یہ پختون ولی کا مسئلہ ہے اسی طرح اقبال احمد خان دو گھنٹے سر جھکائے بیٹھے رہے۔

○ اے۔پی۔سی نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب بھر میں احتجاجی جلوس نکالے جائیں گے۔ اور پر امن مظاہرے ہونگے لاہور میں احتجاجی جلوس کی قیادت نوابزادہ نصر اللہ خان کریں گے۔

○ پنجاب کے وزیر خزانہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں میں حیران ہوں کہ میں شوکت حیات خان کو کیا منہ دکھاؤں۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حقوق کے متعلق آئین میں جو کچھ درج ہے سب بے کار ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کی اصلاح کے لئے ۷۳ء کا آئین ناکافی ہے۔

○ نواب اکبر بگٹی نے سردار شوکت کو ٹیلیفون پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ شوکت حیات کی بیٹی ہمارے سارے قبیلے کی بیٹی ہے ہم اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لیں گے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے حکومت کی پوزیشن مستحکم ہے اور کسی پارلیمانی بحران کا امکان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سٹاک مارکیٹ میں تیزی آ رہی ہے اور جلد ہی پاکستانی کرنسی کی قیمت بھی بڑھنے والی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری نے اپنی اہلیہ کے قتل کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

○ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے ملاوٹ کے قانون کے ماتحت فلور ملوں پر سرکاری اہلکار تعینات کئے تو تمام فلور ملیں بند کر دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ گندم خراب ملتی ہے اس لئے یہ قانون فلور ملوں پر لاگو نہیں ہونا چاہیئے

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ نواز شریف حکومت کو کسی سیاسی بحران کا سامنا نہیں۔ ہم اپوزیشن کے پراپیگنڈے سے بلیک میل نہیں ہوں گے انہوں نے کہا کہ قومی حکومت اور نئے انتخابات کے مطالبات غیر جمہوری ہیں۔

○ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے مشیر برائے امور داخلہ عرفان اللہ مروت اپنے خاندان سمیت بیرون ملک منتقل ہو رہے ہیں۔

○ سرگودھا میں ڈاکوؤں اور شہریوں کے تصادم میں دو ڈاکو اور ایک شہری ہلاک ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں اسلامی سربراہی کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔

○ چین کے وزیر اعظم بھارت کے دورہ پر نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں چو این لائی کے دورہ کے بعد لی پنگ بھارت کا دورہ کرنے والے پہلے چینی وزیر اعظم ہیں۔

○ واشنگٹن میں مشرق وسطی امن مذاکرات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ اسرائیل نے فلسطینی وفد کے ساتھ براہ راست مذاکرات سے گریز کیا ہے تاہم شام اور لبنان سے بات چیت جاری ہے۔

○ سعودی عرب کے ولی عہد نے ڈاکار کانفرنس میں اپنے ملک کی طرف سے غریب اسلامی ملکوں کے قرضے معاف کرنے کا اعلان کیا۔ تاہم یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کس ملک کے ذمہ کتنا قرضہ تھا۔

○ صدر گورباچوف کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ گورباچوف استعفیٰ دے رہے ہیں۔

○ فلپائن کی سابق خاتون اول امیلڈا مارکوس ۱۹۹۲ کے صدارتی انتخابات میں حصہ لیں گی۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	۱۰%	BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	۳۰%	BABY GROWITH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	۱۰۰%	BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	۱۰۰%	DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس	۳۵%	BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰%	MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	۵۰%	MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰%	SLOWDENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰%	IRREGULAR TEETH CURE

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) فون ۷۷۱، ۶۰۶

ضرورت ملازمہ

گھر میں کام کاج کیلئے ایک گھریلو ملازمہ کی ضرورت ہے معقول تنخواہ کے علاوہ رہائش کیلئے کوارٹر بھی دیا جائے گا۔

معرفت

احمد برادرز // پی آئی اے۔ گولبازار ربوہ

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ